Quarterly Research Journal "Al-Marsoos", Volume 02, Issue 04, Oct-Dec 2024

AL-MARSOOS

ISSN(P): 2959-2038 / ISSN(E): 2959-2046

https://www.al-marsoos.com

شریعہ اسلامیہ میں تعلیمی جدت اور نئے دور کے چیلنجز کا تقابلی جائزہ

Educational Innovation in Islamic Shari'ah and a Comparative Analysis of Contemporary Challenges

ABSTRACT

Islamic teachings and Sharia are based on the Quran and Sunnah, which regulate all aspects of human life. In the modern era, where scientific, technological, economic and social development is taking place all over the world, the need to align Islamic teachings with this development is also being felt strongly. The aim of educational innovation regarding Islamic Sharia is to align these principles with the needs, problems and challenges of the present era so that not only the true meaning of religious teachings can reach the people, but also the benefits of modern scientific and technological developments can be taken advantage of. In today's era, there is a need to present the teachings of Islamic Sharia in new ways so that they are understandable and useful for the younger generation. At the same time, it is necessary to adopt new methods to better implement the principles of Sharia in practical life, taking into account the changes taking place around the world, especially the development of technology and the impact of global culture. Among the challenges of the new era, on the one hand, there is the increasing influence of materialism and social media, which can hinder the correct understanding of Islamic teachings, and on the other hand, various social, cultural and political issues also complicate the interpretation of Islamic teachings. Despite all these problems, the teachings of Islamic law have intellectual depth, flexibility and the ability to act according to contemporary requirements.In this context, the solution to the educational innovation of Islamic Sharia and the challenges of the new era lies in exploring new angles of knowledge and adopting modern educational methods so that Islamic teachings can be strongly promoted not only in the academic but also in the practical field.

Keywords: *Quran, Hadith, Islamic Sharia, Educational Innovation, Challenges.*

AUTHORS

Mazhar Hussain*
Department of Islamic Studies &Arabic. Gomal University D I Khan, 29050, KPK, Pakistan:
khakimarwat786@gamil.com

Muhammad Islam Ghuni**
Department of Islamic Studies &Arabic. Gomal University D.I.Khan:
islamghuni@gmail.com

Kayenat Khan Burki***
Department of Islamic Studies &Arabic. Gomal University D.I.Khan:
burkikainat654@gamil.com

Date of Submission: 25-10-2024
Acceptance: 08-11-2024
Publishing: 15-11-2024

Web: www.al-marsoos.com
OJS: https://www.al-marsoos.com/index.php/AMRJ/user/register
E-mail: editor@al-marsoos.com

***Correspondence Author:**
Mazhar Hussain*Department of Islamic Studies &Arabic. Gomal University D I Khan, 29050, KPK, Pakistan.*

تمہید:

اسلامی تعلیمات اور شریعت کی بنیاد قرآن و سنت پر ہے، جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو منظم کرتی ہیں۔ جدید دور میں جہاں دنیا بھر میں سائنسی، ٹیکنالوجی، معاشی اور سماجی ترقی ہو رہی ہے، وہاں اسلامی تعلیمات کو اس ترقی سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت بھی شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔ شریعت اسلامیہ کے حوالے سے تعلیمی جدت کا مقصد یہ ہے کہ ان اصولوں کو عصر حاضر کی ضروریات، مسائل اور چیلنجز سے ہم آہنگ کیا جائے تاکہ نہ صرف مذہبی تعلیمات کا صحیح مفہوم لوگوں تک پہنچ سکے، بلکہ جدید سائنسی اور فنی ترقیات سے فائدہ بھی اٹھایا جا سکے۔ آج کے دور میں شریعت اسلامیہ کی تعلیمات کو نئے طریقوں سے پیش کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ نوجوان نسل کے لیے قابل فہم اور مفید ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ، دنیا بھر میں ہونے والی تبدیلیوں، خاص طور پر ٹیکنالوجی کی ترقی اور عالمی ثقافت کے اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے شریعت کے اصولوں کو عملی زندگی میں بہتر طور پر نافذ کرنے کے لیے نئے طریقے اپنانا ضروری ہیں۔ نئے دور کے چیلنجز میں ایک طرف تو مادیت پرستی اور سوشل میڈیا کا بڑھتا اثر ہے، جو اسلامی تعلیمات کے صحیح فہم میں رکاوٹ بن سکتا ہے، تو دوسری طرف مختلف معاشرتی، ثقافتی اور سیاسی مسائل بھی اسلامی تعلیمات کی تشریح میں پیچیدگی پیدا کرتے ہیں۔ ان تمام مسائل کے باوجود، شریعت اسلامیہ کی تعلیمات میں فکری گہرائی، لچک اور عصری تقاضوں کے مطابق عمل کی صلاحیت موجود ہے۔ اس تناظر میں شریعت اسلامیہ کی تعلیمی جدت اور نئے دور کے چیلنجز کا حل، علم کے نئے زاویوں کو دریافت کرنے اور جدید تعلیمی طریقوں کو اپنانے میں ہے تاکہ اسلامی تعلیمات کو نہ صرف علمی بلکہ عملی میدان میں بھی مضبوطی سے فروغ دیا جا سکے۔

تعارف موضوع

شریعہ اسلامیہ میں تعلیمی جدت اور نئے دور کے چیلنجز کا تقابل ایک اہم موضوع ہے جو اسلام کے تعلیمی نظام اور موجودہ عالمی سائنسی و تکنیکی ترقیات کے درمیان فرق کو بیان کرتا ہے۔ اس موضوع میں، شریعت اسلامی کی تعلیمات، اصول اور ہدایات کو جدید تعلیمی تقاضوں، ٹیکنالوجی کی ترقیات اور سوسائٹی کی بدلتی ضروریات سے موازنہ کیا جاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں علم کی اہمیت بہت زیادہ ہے اور قرآن و حدیث میں علم کو حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ تاہم، جدید دور میں تعلیمی معیار، تدابیر، وسائل اور تکنیکی اختراعات نے تعلیمی نظام کو مختلف سمتوں میں ترقی دی ہے۔ ان جدید جدتوں میں ڈیجیٹل تعلیم، انٹرنیٹ کی سہولت، سائنسی تحقیق اور خود مختاری کے عناصر شامل ہیں اور موازنہ کرنے کے دوران، یہ جائزہ لیا جاتا ہے کہ شریعت اسلامی میں تعلیم کا جو روایتی فریم ورک ہے، وہ جدید دور کے چیلنجز کا کس طرح مقابلہ کرتا ہے، اور کیا ان دونوں میں ہم آہنگی پیدا کی جا سکتی ہے؟ کیا اسلامی تعلیمات میں کوئی تبدیلی یا جدیدیت کی گنجائش ہے تاکہ وہ نئے دور کی ضروریات اور چیلنجز کا سامنا کر سکے۔

شریعہ اسلامیہ میں تعلیمی جدت اور نئے دور کے چیلنجز کا تصور

شریعہ اسلامیہ میں تعلیم کے اصول اور جدید دور کے تعلیمی چیلنجز کا تقابل ایک پیچیدہ اور اہم موضوع ہے، جس میں ہمیں اسلامی تعلیمات، جدید سائنسی و تکنیکی ترقیات اور موجودہ دنیا کی ضروریات کو مد نظر رکھ کر تقابل کرنا پڑتا ہے۔ اس جائزے میں یہ سوالات شامل ہیں کہ اسلامی تعلیمات جدید دور کے چیلنجز کا کیسے مقابلہ کر سکتی ہیں اور جدید تعلیم و ٹیکنالوجی کے ساتھ ان کا امتزاج کس طرح ممکن ہے۔

شریعہ اسلامیہ میں تعلیم کا تصور

اسلامی تعلیم کا تصور صرف مذہبی تعلیمات تک محدود نہیں، بلکہ یہ ایک جامع نظام ہے جو انسان کی فلاح، اخلاقی ترقی، معاشرتی بہتری اور علم کے حصول پر زور دیتا ہے۔ قرآن وحدیث میں علم کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے۔

"قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لايعلمون "

"ترجمہ: آگاہی حاصل کرنے والے اور نہ حاصل کرنے والے دونوں برابر نہیں"[1]

اسی طرح حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے:

" طلبُ العلمِ فريضةٌ علَى كلِّ مسلمٍ "

"ترجمہ: علم کا طلب ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے"[2]

اسلام میں تعلیم کا مقصد صرف دینی علم نہیں بلکہ دنیاوی علوم کی بھی اہمیت ہے، بشرطیکہ وہ انسان کی فلاح اور معاشرتی ترقی کے لئے ہو۔

جدید تعلیمی جدت و ٹیکنالوجی

جدید دور کی تعلیم نے بہت سی تبدیلیاں دیکھیں ہیں جن میں سائنسی ترقی، ٹیکنالوجی کی جدت، اور آن لائن تعلیم شامل ہیں۔ ان تبدیلیوں نے تعلیمی نظام کو زیادہ سائنسی، تیز تر، اور عالمی سطح پر مربوط کیا ہے۔ ان میں درج ذیل شامل ہیں:

ڈیجیٹل تعلیم:

آن لائن کورسز، ای لرننگ، ویڈیوز اور ای-کتابیں نے علم کے پھیلاؤ کو آسان بنا دیا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی: جدید سائنس جیسے کہ بایو ٹیکنالوجی، میڈیکل سائنسز، انجینئرنگ، اور کمپیوٹر سائنسز میں انقلاب نے دنیا بھر میں تعلیم کو ایک نئی سمت دی ہے۔ انٹرنیٹ اور موبائل میں تعلیمی ایپس، ویب سائٹس، اور سوشل میڈیا نے تعلیمی مواقع کو وسیع تر اور کھلا کیا ہے۔ دنیا بھر میں مختلف تعلیمی نظاموں کا تبادلہ اور بین الاقوامی معیار نے عالمی سطح پر تعلیمی ماحول کو بدل دیا ہے۔

شریعہ اسلامیہ کے اصولوں کا جدید چیلنجز سے مقابلہ:

جب ہم شریعت اسلامیہ کے تعلیمی اصولوں کا موازنہ جدید تعلیم اور چیلنجز سے کرتے ہیں، تو ہمیں کئی اہم نکات ملتے ہیں۔

اخلاقی ومعاشرتی اصول:

اسلام میں تعلیم کا مقصد صرف علمی ترقی نہیں، بلکہ انسان کی اخلاقی تربیت اور معاشرتی ذمہ داریوں کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔ شریعت تعلیم کو ایک وسیع مقصد کے تحت دیکھتی ہے، جس میں انسان کی روحانیت، اخلاقی قوت اور معاشرتی فلاح شامل ہیں۔ اس کے برعکس، جدید تعلیم میں عموماً یہ اخلاقی پہلو کمزور ہوتا ہے اور زیادہ تر توجہ معاشی ترقی، سائنسی ترقی اور ٹیکنالوجی پر ہوتی ہے۔

دنیاوی ودینی علوم کا امتزاج:

اسلام میں دنیاوی علوم اور دینی علوم دونوں کو اہمیت دی گئی ہے۔ اس کے برعکس، جدید تعلیمی نظام میں ان دونوں کی علیحدگی زیادہ واضح ہے۔ شریعت اسلامیہ میں دنیاوی علم کو عبادت سمجھا گیا ہے اگر وہ کسی اچھے مقصد کے لئے ہو۔ مثال کے طور پر، انجینئرنگ یا میڈیکل سائنس میں کام کرنا، انسانیت کی خدمت کے لئے ضروری سمجھا جاتا ہے، جب کہ جدید نظام تعلیم میں یہ محض پیشہ ورانہ ترقی تک محدود ہوتا ہے۔([3])

---

[1]۔ الزمر:9

[2]۔ سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 224

جدید ٹیکنالوجی و اسلامی اصول:

اسلام میں جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کی کوئی ممانعت نہیں ہے، بشرطیکہ وہ اسلامی اصولوں کے مطابق ہو اور انسانیت کے فائدے کے لئے ہو۔ تاہم، جدید دور کی ٹیکنالوجی نے جن مسائل کو جنم دیا ہے (جیسے سوشل میڈیا کے منفی اثرات، فحاشی، جھوٹ اور بدنظمی) اس کا اسلام میں ایک واضح حل موجود ہے۔ شریعت اسلامیہ نے ہمیشہ سچائی، عدل اور احترام پر زور دیا ہے، جس سے ہمیں جدید ٹیکنالوجی کے اثرات پر اسلامی نظر سے گزرنے کا راستہ ملتا ہے۔

تعلیمی اداروں کی تبدیلی:

اسلامی تعلیمی ادارے جیسے کہ مدارس، جامعات اور مکاتب کا مقصد دین کی تعلیم دینا ہوتا ہے، مگر جدید دور میں تعلیمی ادارے عالمی معیار کے مطابق زیادہ وسیع ہیں اور ان میں سائنسی تحقیق، تحقیقاتی منصوبے، اور عالمی سطح پر تعلیمی تعلقات پر زور دیا جاتا ہے۔ اسلامی تعلیم میں ان تبدیلیوں کا استقبال اور ان کا شریعت کے دائرے میں رہ کر فروغ دینا ضروری ہے تاکہ طلبہ نہ صرف دینی بلکہ دنیاوی علوم میں بھی مہارت حاصل کر سکیں۔

موجودہ چیلنجز اور ان کا حل:

پریشانیوں کا بڑھنا:

جدید دور میں بڑھتی ہوئی معاشرتی بے چینی، مادیت پسندی اور اخلاقی بحران نے تعلیمی اداروں کے کردار کو مشکل بنا دیا ہے۔ اس کا حل شریعت کے اخلاقی اصولوں ک ے ذریعے ہوسکتا ہے، جو تعلیمی نصاب میں شامل کیے جاسکتے ہیں۔

ٹیکنالوجی کا غلط استعمال: ٹیکنالوجی کے غلط استعمال کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حل کیا جاسکتا ہے، جیسے کہ میڈیا کی مانیٹرنگ، ای- تعلیم کے صحیح استعمال اور فحاشی کے خاتمے کے لیے اقدامات۔[4]

اس سے یہ اخذ کیا جاتا ہے کہ شریعہ اسلامیہ میں تعلیمی جدت اور نئے دور کے چیلنجز کا تقابل ایک تعلیمی، اخلاقی اور معاشرتی مسئلہ ہے جس میں شریعت اسلامی کی تعلیمات جدید سائنسی و ٹیکنالوجی کی ترقیات کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر ایک متوازن اور جامع تعلیمی نظام تشکیل دے سکتی ہیں۔ اس میں اسلامی اصولوں کا احترام کرتے ہوئے جدید سائنسی تحقیق، اخلاقی تربیت اور ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جا سکتا ہے تاکہ نہ صرف دنیاوی بلکہ دینی فلاح بھی ممکن ہو سکے۔

جدید تعلیم کے ساتھ جامعات میں اسلامیات کو نظرانداز کرنے کے اثرات کا تقابل، مختلف سطحوں پر فرد اور معاشرتی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ اسلامیات کی غیر موجودگی یا کمی سے طلبہ کی اخلاقی، روحانی اور ثقافتی تربیت متاثر ہوسکتی ہے، جس کے نتیجے میں فرد کی شخصیت کی تکمیل میں کمی اور معاشرتی مسائل میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ یہاں ہم اسلامیات کے کردار کو جدید تعلیم کے تناظر میں دیکھتے ہیں اور اس کے اثرات کو مختلف حوالے کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

روحانی و اخلاقی تربیت کا فقدان:

[3] - https:www.linkedin.com, Date:21.11.2024,Time,12:39
[4] - https://www.azhar.eg، date:21.11.2024,Time,2:05

اسلامی تعلیمات انسان کو اخلاقی اصول سکھاتی ہیں، جیسے ایمانداری، انصاف، عاجزی، سخاوت، اور دوسروں کے حقوق کا احترام اوراسی طرح اسلامی تعلیمات نہ صرف فرد کو روحانی سکون دیتی ہیں بلکہ اسے معاشرتی ذمہ داریوں کے بارے میں بھی آگاہ کرتی ہیں۔جب جامعات میں اسلامیات کی تدریس پر توجہ نہیں دی جاتی، تو طلبہ کی اخلاقی اور روحانی تربیت متاثر ہو جاتی ہے۔ ان کا زیادہ تر زور دنیاوی کامیابیوں اور مادی فائدے پر ہوتا ہے، جس سے ان کی شخصیت میں توازن کی کمی آتی ہے۔اس کے نتیجے میں فرد میں معاشرتی مسائل جیسے کرپشن،عدم انصاف، اور اخلاقی کمزوری بڑھ سکتے ہیں۔[5]

ثقافتی و قومی شناخت پر اثرات:

اسلامی علوم قوم کی ثقافتی شناخت کا ایک اہم حصہ ہیں، جو کہ اسلامی تاریخ، ادب، اور زبان کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ اسلامی تعلیمات سے طلبہ کو اپنی ثقافت، روایات، اور اخلاقی اقدار کا شعور حاصل ہوتا ہے۔ اگر اسلامیات کو نظر انداز کیا جائے تو طلبہ اپنی ثقافت اور تاریخ سے بے گمان ہو سکتے ہیں۔ اس سے نہ صرف ان کی قومی شناخت میں کمی آتی ہے بلکہ وہ عالمی ثقافت سے متعلق بے گمان ہو کر مغربی اقدار اور طرز زندگی کو زیادہ اپناتے ہیں، جو کہ ان کی قومی یکجہتی کو متاثر کر سکتا ہے۔[6]

سماجی ذمہ داریوں واخلاقی اصولوں کا فقدان:

"فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ،ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره"

پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔"[7]

اسلامی تعلیمات میں فرد کو معاشرتی ذمہ داریوں کا شعور دلاتی ہیں، جیسے یتیموں کی مدد کرنا، دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنا، اور فلاحی کاموں میں حصہ لینا۔جب اسلامیات کا مطالعہ کم یا نہیں کیا جاتا، تو طلبہ میں معاشرتی ذمہ داریوں اور اخلاقی اقدار کا شعور کم ہو سکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں ان میں خود غرضی، عدم انصاف اور سماجی بے حسی جیسے مسائل بڑھ سکتے ہیں۔

تنقیدی سوچ و فلسفیانہ سوالوں کا فقدان:

اسلامیات طلبہ کو تنقیدی سوچ کی اہمیت سکھاتی ہیں، کیونکہ قرآن اور حدیث میں سوالات کرنے، تحقیق کرنے، اور سچائی تک پہنچنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اسلامیات کی غیر موجودگی میں طلبہ کی تنقیدی سوچ کی ترقی محدود ہو سکتی ہے۔ اس سے نہ صرف ان کی ذہنی صلاحیتوں پر اثر پڑتا ہے بلکہ وہ فلسفیانہ اور اخلاقی سوالات سے بھی بے گمان رہ سکتے ہیں، جو کہ ان کی شخصیت کی تعمیر میں اہم ہوتے ہیں۔ جدید تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کا مقصد دنیاوی کامیابی، سائنسی ترقی، اور پیشہ ورانہ مہارتوں پر مرکوز ہوتا ہے، جبکہ شریعت اسلامیہ میں تعلیم کا مقصد نہ صرف مادی دنیا میں کامیابی حاصل کرنا ہے بلکہ انسان کی روحانیت، اخلاقی اصلاح، اور سماجی ذمہ داریوں کا شعور بھی بیدار کرنا ہے۔ اسلام میں علم کو ایک مکمل اور متوازن نظام کے طور پر دیکھا جاتا ہے جو فرد کی جسمانی، ذہنی، اور روحانی ترقی کے لیے ضروری ہے۔ اس کے مقابلے میں جدید تعلیم زیادہ تر سائنسی اور پیشہ ورانہ ترقی کے لیے مخصوص ہوتی ہے، جس میں اخلاقی اور روحانی تربیت پر کم زور دیا جاتا ہے۔ اسلام میں تعلیم کو ایک عبادت اور معاشرتی فلاح کے ذریعہ کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جبکہ جدید تعلیم زیادہ تر فرد کی ذاتی اور مادی کامیابی کو مد نظر رکھتی ہے۔

---

[5]۔ تحفۂ معلم: ص19

[6]۔ ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن، جولائی 2023

[7]۔ سورۂ زلزلہ: 7- 8

.مادی وروحانی ترقی میں توازن کی قلت:

"اولم یروا کیف یبدی اللہ الخلق ثم یعیدة ان ذالک علی اللہ یسیرا،قل سیروا فی الارض فانظروا کیف بداالخلق ثم اللہ ینشی النساۃ الاخرۃ ان اللہ علی قل شئ قدیر"[8]

"کیا اِن لوگوں نے کبھی دیکھا ہی نہیں ہے کہ اللہ کس طرح خلق کی ابتدا کرتا ہے، پھر اُس کا اعادہ کرتا ہے؟ یقیناً یہ اللہ کے لیے آسان ہے۔ ان سے کہو کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اُس نے کس طرح خلق کی ابتدا کی ہے، پھر اللہ دوسری بار بھی زندگی بخشے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

اسلامی تعلیمات میں مادی اور روحانی ترقی کے درمیان توازن قائم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسلام میں دنیاوی زندگی کو اہمیت دی جاتی ہے، لیکن آخرت کی فلاح اور روحانیت پر بھی زور دیا جاتا ہے۔ جب اسلامیات پر توجہ نہیں دی جاتی، تو طلبہ کی زندگی میں توازن کی کمی آسکتی ہے۔ وہ صرف مادی ترقی کو اہمیت دینے لگتے ہیں اور روحانی سکون اور اخلاقی تربیت کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔

حاصل کلام یہ کہ جامعات میں اسلامیات کو نظرانداز کرنے کے اثرات نہ صرف فرد کی روحانی اور اخلاقی تربیت پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں، بلکہ قوم کی ثقافتی شناخت، سماجی ہم آہنگی، اور اخلاقی اقدار بھی متاثر ہوتی ہیں۔ اسلامیات فرد کو ایک متوازن، اخلاقی اور روحانی تربیت فراہم کرتی ہیں جو اس کی شخصیت کی تکمیل اور معاشرتی فلاح میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اس کے بغیر، ہم ایک ایسا معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں جو مادی ترقی کے باوجود اخلاقی اور روحانی طور پر کمزور ہو۔

تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی بے رغبتی:

جدید تعلیمی اداروں میں اساتذہ یا لیکچررز بلخصوص اسلامیات کے مضمون کی تدریس میں بے رغبتی یا عدم دلچسپی نوجوانوں کی اخلاقی تربیت پر سنگین اثرات مرتب کر سکتی ہے۔ اسلامیات نہ صرف دینی تعلیمات فراہم کرتی ہے بلکہ یہ اخلاقی اصولوں، انسانیت کے احترام، سچائی، انصاف، سخاوت، اور دوسروں کے حقوق کی حفاظت کے بارے میں شعور بیدار کرتی ہے۔ جب اسلامیات کے اساتذہ اپنے تدریسی فرائض میں غفلت برتتے ہیں یا ان کے پاس اس مضمون کی تدریس کے لئے مناسب جوش اور لگن نہیں ہوتی، تو نوجوانوں میں اخلاقی اقدار کی کمی ہو سکتی ہے۔ ان کی زندگیوں میں ایک خالی پن آجاتا ہے جس کا نتیجہ عدم توجہی، دنیاوی مسائل کی طرف زیادہ توجہ اور اخلاقی اقدار کی کمی کی صورت میں نکلتا ہے۔ اسلامیات نوجوانوں کو نہ صرف ان کے مذہب اور عقائد کے بارے میں آگاہ کرتی ہیں بلکہ انہیں اس بات کا شعور بھی دیتی ہیں کہ وہ معاشرتی ذمہ داریوں، عدل وانصاف، اور انسانیت کے اصولوں پر کیسے عمل کریں۔ جب اس مضمون کو نظرانداز کیا جاتا ہے، تو نوجوان اس کی اہمیت کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں اور ان میں خودغرضی، بدعنوانی، اور اخلاقی پستی جیسے مسائل جنم لیتے ہیں۔ اس کے برعکس، اسلامیات کے تدریس میں بھرپور توجہ اور اساتذہ کی دل چسپی نوجوانوں کی شخصیت کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہے اور ان کی اخلاقی اور روحانی تربیت میں توازن قائم رکھتی ہے۔ اس طرح، اسلامیات کے اساتذہ کی بے رغبتی نہ صرف اساتذہ کی بے قدری ہونے کے ساتھ اس ادارے میں نہایت ہی قابل عزت ذمہ دران کی ناقدری ہوتی ہے اور اس سے معاشرتی بگاڑ اور انفرادی واجتماعی شخصیت کی کمزوری کا باعث بنتی ہے اور مزید پورے معاشرتی ڈھانچے میں اخلاقی بحران کا باعث بھی بن سکتی ہے۔[9]

---

[8]۔ عنکبوت:19

[9]۔:مظہر حسین پی ای۔ڈی سکالر، خیبر پختونخواہ، تحریر، نومبر 2024، ٹائم 3:30am

اسلام کی رو سے تعلیم ایک اہم ستون ہے اور اس کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ تعلیمی جدت اور نئے دور میں توجہ کی ضرورت کا تقابل اسلامی تعلیمات سے سمجھنے کے لیے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ اسلامی تعلیمات میں علم کی اہمیت، جدید تعلیم کے اثرات، اور طلبا کی توجہ کا کیا مقام ہے۔

اسلام میں تعلیم کی اہمیت:

اسلام نے علم کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے۔ قرآن وحدیث میں علم کی طلب کو عبادت اور ایمان کا جزو قرار دیا گیا ہے جو چند اہم نکات درج ذیل ہیں

۔

طلب علم کی اہمیت وفضیلت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لايعلمون ،انما يتذكر اولوالالباب"

ترجمہ: "کہ تم میں سے جو علم والے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے، وہ برابر نہیں ہوسکتے۔"[10]

اسلام میں علم کی طلب کو فرض قرار دیا گیا ہے، اور طلب علم کی راہ میں جدوجہد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ یہ حدیث علم کی اہمیت اور اس کے حصول کی ضرورت کو واضح کرتی ہے۔

تعلیم کا مقصد:

اسلام میں تعلیم کا مقصد صرف دنیاوی فائدے نہیں، بلکہ انسان کی روحانی، اخلاقی اور معاشرتی ترقی ہے۔ تعلیم کا مقصد اللہ کی رضا اور اچھے کردار کی تعمیر ہے۔

تعلیمی جدت میں توجہ کی ضرورت :

جدید دور میں تعلیمی جدت کا مقصد تعلیم کے طریقوں کو جدید بنانے کے ساتھ ساتھ دنیا اور آخرت کی کامیابی کے لیے بہتر نتائج حاصل کرنا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں بھی جدت کا تصور موجود ہے، تاہم توجہ کا بھی خاص ذکر ہے۔

جدید تعلیم:

اسلامی تعلیمات کے مطابق علم کے حصول کے تمام ذرائع کو اپنانا جائز اور فائدہ مند سمجھا گیا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی، ای لرننگ، اور انٹرنیٹ کا استعمال بھی علم کے حصول کے لیے فائدہ مند ہے۔ تاہم، اس جدت کو اسلامی حدود میں رہ کر استعمال کرنا ضروری ہے۔

وسیع علم کا دائرہ:

اسلام میں ہر قسم کے علم کی اہمیت ہے، چاہے وہ دنیاوی ہو یا دینی، بشرطیکہ وہ انسان کی اخلاقی تربیت اور معاشرتی بہتری میں معاون ہو۔

ٹیکنالوجی و تعلیم:

جدید دور کی ٹیکنالوجی کو علم کے فروغ کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے، لیکن اسلامی اصولوں کے مطابق اس کا استعمال اخلاقی حدود میں رہ کر کیا جانا چاہیے۔

[10]۔ آل عمران;113

تعلیم میں دھیان کی ضرورت:

اسلام میں علم کی طلب کے دوران توجہ کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن اور حدیث میں کئی مواقع پر توجہ اور ارتکاز کا ذکر کیا گیا ہے تاکہ انسان علم کو بہتر طریقے سے سمجھ سکے اور اس پر عمل کر سکے۔

توجہ کی اہمیت قرآن سے:

"اے ایمان والو، جب تمہیں اللہ کی یاد میں مصروف کیا جائے تو کان لگا کر سنو، تاکہ تمہیں رحم کیا جائے۔"[11] یہاں توجہ کی ضرورت کو واضح کیا گیا ہے، تاکہ انسان علم اور حکمت کو سمجھ کر اس پر عمل کرے۔

اقوال زریں اور علم کا اثر:

"علم دولت سے بہتر ہے، علم تمہاری حفاظت کرتا ہے، لیکن دولت تمہیں تباہ کر دیتی ہے۔" اس حدیث میں بھی توجہ اور علم کے ساتھ جڑے رہنے کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔[12]

اسلامی وجدت تعلیم پر توجہ کی ضرورت کا موازنہ:

توجہ کی ضرورت اسلامی نقطہ نظر سے	تعلیمی جدت اسلامی نقطہ نظر سے
علم کو درست طور پر حاصل کرنے کے لئے توجہ کی ضرورت ہے تاکہ اس کا اثر پڑے۔	اسلام میں ہر نوع کے علم کی اہمیت ہے، مگر اخلاقی و دینی علم کو ترجیح دی جاتی ہے۔
ٹیکنالوجی سے ملنے والی معلومات پر توجہ مرکوز کرنا ضروری ہے۔	جدید ٹیکنالوجی کو علم کے حصول کے لئے جائز طریقے سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔
تدریس میں توجہ مرکوز کرنا ضروری ہے تاکہ علم بہتر طریقے سے حاصل ہو سکے۔	تدریس میں جدید اور موثر طریقے اپنانا چاہئے مگر اسلامی اصولوں کے مطابق ترغیب دی گئی ہے۔
نصاب پر توجہ مرکوز کرنے سے طلبہ کی بہتر تربیت ممکن ہے۔	نصاب میں دنیاوی اور دینی علم دونوں کو شامل کرنا ضروری ہے۔

مختصراً یہ کہ اسلام میں تعلیمی جدت اور توجہ کی ضرورت دونوں اہمیت رکھتے ہیں، لیکن ان میں توازن ضروری ہے۔ جدید تعلیمی طریقوں کو اپنانا فائدہ مند ہے بشرطیکہ وہ اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ ہوں۔ نیز، علم کو بہتر طور پر حاصل کرنے کے لیے توجہ کی اشد ضرورت ہے، تاکہ اس علم کا صحیح استعمال کیا جا سکے اور انسان کی روحانی اور دنیاوی ترقی حاصل ہو سکے۔

خلاصۃ البحث

شریعہ اسلامیہ میں تعلیم کو بہت اہمیت دی گئی ہے اور اس کا مقصد صرف دنیاوی ترقی نہیں بلکہ روحانی، اخلاقی اور معاشرتی ترقی بھی ہے۔ اسلام میں علم کا حصول فرض اور عبادت سمجھا گیا ہے، اور اس کے حصول کے لیے ہر ممکن طریقہ اختیار کرنے کی اجازت ہے، بشرطیکہ وہ اسلامی اصولوں کے مطابق ہوں۔

---

[11] ۔الاعراف204

[12] - https://roshni.net.pk,25november2024,time:9:14am

جدید دور میں تعلیمی جدت، جیسے ٹیکنالوجی کا استعمال، آن لائن تعلیم، اور انٹرایکٹو تدریس، کو اپنانا اسلامی تعلیمات کے مطابق جائز ہے، لیکن ان کا استعمال اسلامی اخلاقیات اور اقدار کے مطابق ہونا چاہیے۔ اس کے باوجود، نئے دور میں تعلیمی نظام کو درپیش چیلنجز جیسے ٹیکنالوجی کی زیادتی سے توجہ کی کمی، مواد کی رسائی میں عدم مساوات، اور جدید تعلیم کے ساتھ اسلامی اقدار کا توازن برقرار رکھنا اہم مسائل ہیں۔

شریعہ اسلامیہ کے مطابق ان چیلنجز کا حل یہ ہے کہ تعلیم میں جدیدیت کے ساتھ اسلامی اصولوں کا احترام کیا جائے، اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ علم کا حصول فرد کی روحانی، اخلاقی اور دنیاوی ترقی کے لیے مفید ہو۔ اس طرح، تعلیم کا مقصد صرف معلومات کا حصول نہیں بلکہ انسان کی مکمل نشوونما اور معاشرتی بہتری ہونا چاہیے۔

تعلیمی اداروں میں اساتذہ کو بچوں پر مکمل توجہ دینی چاہئے تاکہ وہ نہ صرف تعلیمی لحاظ سے ترقی کریں بلکہ ان کی اخلاقی اور روحانی تربیت بھی ہو سکے۔ خاص طور پر اسلامیات کے اساتذہ کا کردار بہت اہم ہے کیونکہ وہ بچوں کو صرف دینی تعلیم نہیں دیتے بلکہ انہیں اسلامی اصولوں، اخلاقیات اور زندگی گزارنے کے صحیح طریقوں سے بھی روشناس کراتے ہیں۔

اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ طلبہ کی فکری اور ذہنی نشوونما پر خصوصی توجہ دیں، تاکہ بچے نہ صرف علم میں ماہر ہوں بلکہ ان کی شخصیت بھی اسلامی تعلیمات کے مطابق سنوار سکے۔ اس کے لیے اساتذہ کو بچوں کے ساتھ ہمدردی اور محبت کے ساتھ پیش آنا چاہیے اور ان کی ہر نوع کی ضروریات کو سمجھ کر ان کی راہنمائی کرنی چاہیے تاکہ وہ معاشرتی اور اخلاقی طور پر کامیاب افراد بن سکیں۔